بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — اجراء ۱۹۱۳ء — یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

فی پرچہ ۴۰ پیسے — قیمت

جلد ۶۸/۳۳	۱۵ شعبان ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۱ وفا ۱۳۵۸ ہش ۔ ۱۱ جولائی ۱۹۷۹ء	نمبر ۱۵۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ وفا (جولائی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اسلام آباد سے بذریعہ ٹیلیفون آمدہ ۱۱ جولائی کی اطلاع مظہر ہے:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیروعافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت میں پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

فضل عمرؓ درس القرآن کلاس شروع ہوگئی

ربوہ ۱۰ جولائی۔ چودھویں فضل عمر درس القرآن کلاس کا افتتاح آج صبح ساڑھے سات بجے مسجد مبارک ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مکرم مرزا عبدالحق صاحب صوبائی امیر پنجاب نے کیا۔ اس کلاس میں ربوہ اور باہر سے آئے ہوئے ایک ہزار طلباء و طالبات شامل ہیں۔ افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم مولوی صالح محمد خان صاحب نے کی۔ مکرم مرزا عبدالحق صاحب نے افتتاحی تقریر میں قرآن کریم کا علم سیکھنے کی طرف خصوصی زور دیا اور فرمایا کہ ہم خدا تعالیٰ کو قرآن کریم کے ذریعے ہی پہچانتے ہیں اور اسی کے ذریعے سے ہمیں مقصدِ حیات کا پتہ چلتا ہے۔ مکرم مرزا صاحب نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء عظیم ترین عاشق قرآن تھے اور حق تو یہ ہے کہ خدا، رسولؐ اور قرآن کریم کا عشق لازم و ملزوم ہیں۔ آپ نے قرآن کریم کی تفسیر سیکھنے کی تلقین کی اور فرمایا کہ یہی سب علوم کا منبع ہے۔ سائنس کی جتنی کتب ہیں اور جتنے علوم ہیں وہ سب قرآن کے دو الفاظ رب اور العالمین کی تفسیر ہیں۔ اس سلسلے میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تفسیر قرآن تفسیر کبیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ ۱۴ سو سال میں ایسی تفسیر تحریر نہیں کی گئی۔ اس مؤثر خطاب کے بعد آپ نے دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح فرمایا۔

اس سے قبل درس القرآن کلاس کے منتظم اعلیٰ مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری نے کلاس کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ یہ کلاس جماعت میں ترویجِ قرآن کی اہم کڑی ہے اور گزشتہ تیرہ سال سے اس کا انعقاد براہِ راست حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں نظارت اصلاح و ارشاد کے ماتحت ہو رہا ہے۔ آخیر میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب منتظم تدریس و امتحانات نے مکرم مرزا عبدالحق صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے تشریف لا کر طلباء و طالبات کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

آبادیوں میں خدا تعالیٰ کو مسجد سب سے زیادہ پسندیدہ اور بازار انتہائی ناپسند ہیں

جہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو وہاں مسجد بنا دینی چاہیئے پھر خدا مسلمانوں کو خود کھینچ لاوے گا

ارشادِ باری تعالیٰ

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ (اعراف: ۳۲)

ترجمہ:- اے آدم کے بیٹو! ہر مسجد کے قریب زینت (کے سامان) اختیار کر لیا کرو (یعنی مسجد جانے سے پہلے ہی اپنے دلوں کو پاک کر لیا کرو)۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا (مسلم)

ترجمہ:- (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا) آبادیوں میں سے خدا تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیاری جگہ ان کی مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند جگہ ان کے بازار ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہیئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیامِ مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض للہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ مسجد مرصع اور پکی عمارت کی ہو بلکہ صرف زمین روک لینی چاہیئے اور وہاں مسجد کی حد بندی کر دینی چاہیئے اور بانس وغیرہ کا کوئی چھپر وغیرہ ڈال دو کہ بارش وغیرہ سے آرام ہو۔ خدا تعالیٰ تکلفات کو پسند نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چند کھجوروں کی شاخوں کی تھی اور اسی طرح چلی آئی۔ پھر حضرت عثمانؓ نے اس لئے کہ ان کو عمارت کا شوق تھا اپنے زمانہ میں اسے پختہ بنوایا۔ مجھے خیال آیا کرتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ اور عثمانؓ کا قافیہ خوب ملتا ہے شاید اسی مناسبت سے ان کو ان باتوں کا شوق تھا۔ غرضیکہ جماعت کی اپنی مسجد ہونی چاہیئے جس میں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے۔ اور جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہیئے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہیئے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۱۹)

پبلشر:- مسعود احمد ✷ پرنٹر:- سید عبدالحی ✷ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ✷ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاخبار والآراء

— فضول خرچی اور رہن سہن کے مسرفانہ طریقے
— ایک سکھ جج کے اسلامی کردار کی تعریف
— ہلاکت اور تباہی کا ہولناک منبع

ایک غریب قوم کے "اللّے تللّے"

جناب ریاض بٹالوی اپنی ایک رپورٹ "مہنگائی کا مقابلہ کس طرح کیا جا سکتا ہے؟" ——— میں قومی سطح پر کئے جانے والے اسراف کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:-

"معاشیات کے ایک استاد نے اپنے تجربے اور مشاہدے کی بنیاد پر یہ انکشاف کیا ہے کہ متوسط طبقے کی بہت بڑی اکثریت اپنے گھریلو اور ذاتی بجٹ کا چالیس فیصد حصہ تفریح، خوش خوراکی، ہوٹل بازی، میزبانی اور فیشن پر خرچ کر دیتی ہے۔ ان کے بقول گزشتہ سال کے ایک سروے کے مطابق صرف لاہور کے شہری روزانہ ۱۲ لاکھ روپے کی مٹھائی کھا جاتے ہیں، کراچی کے شہری پان اور تمباکو کی عادت پر ۸۸ لاکھ روپے ماہوار ضائع کرتے ہیں، پشاور میں محض زبان کا ذائقہ بدلنے کے لئے ۳ لاکھ روپیہ ہفتہ نسوار پر خرچ ہوتا ہے، اور کوئٹہ کے لوگ ہر روز ۳ لاکھ روپے کی چائے قہوہ اور تمباکو پی جاتے ہیں۔

ایک اعلیٰ تعلیمی ادارے کے سروے کے مطابق راولپنڈی، ملتان، حیدر آباد، سکھر اور حیدر آباد کے باسی، ہوٹل بازی پر ۳۰ لاکھ روپے سے زائد رقم خرچ کرتے ہیں جبکہ ایبٹ آباد، گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور مردان کے رہنے والے مہمان نوازی پر ۹ لاکھ کے لگ بھگ رقم صرف کرتے ہیں۔

رہ گیا سوال فیشن کا تو اجتماعی طور پر پاکستانی شہری اس مد پر سالانہ دو ارب روپے اڑا دیتے ہیں اور ان کی آمدنی کا ۳۵ فیصد حصہ کپڑوں کی تراش خراش، بالوں کی آرائش اور جسمانی بناؤ سنگھار پر اٹھ جاتا ہے۔

جہاں تک لوگوں کی خوش خوراکی اور زبان کے چٹخارے کا تعلق ہے تو لاہور کے صرف ایک چاٹ اور دہی بھلے بنانے والے کی روزانہ بکری ایک ہزار روپے ہے، کراچی کے ایک سنیک بار کا مالک ہر روز دو ہزار روپے کی آئس کریم فروخت کرتا ہے۔ خوش خوراکی اور زبان کے چٹخارے کی یہ عام سی مدیں ہیں اگر کڑاہی گوشت، کباب پراٹھہ، تکّے کباب، نہاری مصری پائے اور سجّی کا حساب کتاب لگایا جائے تو بلا مبالغہ صرف کراچی میں روزانہ پانچ لاکھ روپے کی نہاری اور پندرہ لاکھ روپے کے تکّے کباب اور قیمہ بھرے سموسے اور پراٹھے فروخت ہو جاتے ہیں۔

ایک سماجی ادارے کے سربراہ کے بقول پاکستان کے شہری سیر و تفریح پر سالانہ ایک ارب روپے سے زائد رقم خرچ کرتے ہیں!"

(روزنامہ "مشرق" لاہور ۶ جولائی ۱۹۷۹ء)

اگر یہ اعداد و شمار درست ہیں اور یہ سب اللّے تللّے اسراف کے ذیل میں آتے ہیں تو یہ امر واقعی تعجب انگیز ہے کہ یہ چلن اُس غریب اور پسماندہ قوم کے ہیں جسے وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا کہہ کر اسراف سے بطورِ خاص منع کیا گیا ہے اور خبردار کیا گیا ہے کہ

إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ

(بنی اسرائیل آیت ۲۷)

یعنی اسراف کرنے والے لوگ یقیناً شیاطین کے بھائی بند ہیں۔

ایک وہ تھا اور ایک ہم ہیں

جناب بشیر الدین خان ریٹائرڈ چیف جسٹس نے اپنے ایک مختصر نوٹ بعنوان "انصاف پسندی اور قناعت" میں تقسیم برصغیر سے پہلے کے زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے ایک سکھ سیشن جج سردار حاکم سنگھ کی سادہ زندگی، قناعت شعاری اور انصاف پسندی کی بہت تعریف کی ہے۔ ان کے بقول اس کے گھر میں فرنیچر قسم کی کوئی چیز نہ تھی۔ ڈرائنگ روم میں دو کھری چارپائیوں کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ ایک کمرہ میں چوکی پر گرنتھ صاحب کا ایک نسخہ رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے چیف جسٹس صاحب کو جو اُس زمانہ میں وکالت کرتے تھے بتایا کہ میں ہر مقدمہ کا فیصلہ لکھنے سے پہلے گرنتھ صاحب کے سامنے ہاتھ جوڑ کر یہ دعا کرتا ہوں "مہاراج! مجھ سے کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو"۔ جب چیف جسٹس صاحب نے ان سے پوچھا کہ کیا ماڈل ٹاؤن میں کوئی کوٹھی تعمیر کرائی ہے؟ تو انہوں نے نفی میں جواب دیا اور اپنی تنخواہ اور مصارف کا ذکر کیا اور کہا اتنے پیسے بچتے ہی نہیں کہ مکان تعمیر کراؤں۔ پوچھا ریٹائرمنٹ کے بعد رہائش کا کیا بنے گا؟ جواب دیا ——"ترن تارن ساڈے بابے دا کھوا ہے۔ اُس دے دو کوٹھے نے اُسی وِچ دو کوٹھے پا کے باقی دن گزار لاں گے"۔

اُس واجب الاحترام سکھ جج کی انصاف پسندی، قناعت شعاری اور سادگی کا ذکر کرنے کے بعد ریٹائرڈ چیف جسٹس صاحب اپنے اس مختصر نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"اب حکام میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا وہ نظریہ ہو جس کا اظہار سردار صاحب نے فرمایا تھا اور جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ سوچتا ہوں صحیح معنوں میں اسلامی کردار اُس سکھ سیشن جج کا تھا یا آج ہمارا ہے؟ اُس کو کس قدر قناعت تھی! وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں حق و انصاف پر عمل پیرا تھا۔ ہم ہیں کہ بڑی بڑی کوٹھیوں، کاروں اور سامانِ تعیّش کی خاطر دولت سمیٹنے میں مصروف ہیں، جائز اور ناجائز کا کچھ خیال نہیں۔ یہاں دولت کے لئے ریس لگ رہی ہے"۔

(روزنامہ "مشرق" لاہور ۲ جولائی ۱۹۷۹ء صٹ)

ڈاکٹر اقبال نے اپنی مشہور نظم "جواب شکوہ" میں یونہی تو نہیں کہا تھا۔

شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدّن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں! جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
یوں تو سیّد بھی ہو، مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

ایک قیامت کا نظارہ

ایٹم اور ہائیڈروجن بموں کی ہلاکت آفرینیوں کے تذکروں نے نوعِ انسانی کو کچھ کم لرزہ بر اندام نہیں کر رکھا تھا کہ اس مہذب دنیا کے مہذب ترین انسانوں یعنی جذبۂ خدمت انسانیت کی لاج رکھنے والے مغربی سائنسدانوں نے ان سے بھی بڑھ کر ایک ہلاکت آفرین بم ایجاد کر ڈالا اور وہ ہے "نیوٹران بم"۔ یہ بم کیا ہے اور اس کی ہلاکت آفرینی کا عالم کیا؟ اس کا کچھ حال مقبول احمد صاحب کی زبانی سنئے۔ وہ اپنے ایک حالیہ مضمون میں ایٹم بم اور نیوٹران بم کے باہمی فرق کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"ساری دنیا ان نئے جوہری ہتھیاروں کی ایجاد، ان کے ذخیروں اور انہیں نشانے پر مارنے والے آلات کی تیاری کی وجہ سے سخت مشوش ہے۔ اب نئی ایجادات میں نیوٹران بم کا بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ یہ بم املاک کو تباہ نہیں کرتا لیکن ہر طرح کے جانداروں کو نابود کر دیتا ہے۔ اس بم میں عام مروّجہ ایٹم بموں کے مقابلہ میں تابکار مادہ زیادہ ہوتا ہے۔

عام مروّجہ ایٹم بم کے پھٹنے سے ایک زبردست دھماکہ ہوتا ہے اور بے انتہا تپش یا حرارت خارج ہوتی ہے۔ یہ حرارت اس قدر تیز ہوتی ہے کہ ہر شئے کو جلا دیتی ہے اور دھماکے سے عمارتوں، املاک اور تنصیبات کے پرخچے اڑ جاتے ہیں۔ میدانِ جنگ میں ٹینک، بکتر بند گاڑیاں اور توپیں تباہ ہو جاتی ہیں اور زمین میں گڑھے پڑ جاتے ہیں۔

دوسری طرف نیوٹران بم پھٹنے سے بہت کم تپش یا حرارت خارج ہوتی ہے اور دھماکہ بھی بالکل خفیف سا ہوتا ہے لیکن اس بم کے پھٹنے سے ایٹم بم کے مقابلہ میں بہت زیادہ تابکار مادہ خارج ہوتا ہے جس سے جاندار اور حیاتی مادے بالکل نابود ہو جاتے ہیں یعنی اس سے صرف انسان یا حیوان ہی ہلاک نہیں ہوتے بلکہ نباتات کا نام و نشان بھی اڑ جاتا ہے جن پر انسان اور دوسرے جانداروں کی گزر بسر کا انحصار ہوتا ہے۔

مشہور سائنسدان ڈاکٹر آرتھر وسٹنگ کا ایک مضمون "کرسچین سائنس مانیٹر" میں شائع ہوا ہے جس میں نیوٹران بم کی ہلاکت خیزی کی وضاحت کی گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب سٹاک ہالم میں قائم شدہ بین الاقوامی تحقیقاتی ادارہ برائے امن کے اعلیٰ محقق ہیں ..... انہوں نے لکھا ہے کہ عام روایتی بموں بلکہ جوہری بموں کی پھیلائی ہوئی تباہی و بربادی کے بعد تباہ شدہ علاقہ چند سال کے اندر اندر از سرِ نو آباد ہو جاتا ہے اور جوہری تابکاری کے اثرات مٹ جاتے ہیں۔ ناگاساکی اور ہیروشیما پر دوسری عالمگیر جنگ میں

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی ۲۹ ویں مجلس مشاورت

• حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور جناب وکیل التبشیر صاحب کے بصیرت افروز پیغامات
• حکام سے ملاقات • ۲۲۴ نمائندوں کی شرکت • ریڈیو اور اخبارات میں مجلس مشاورت کی وسیع اشاعت
• کتب سلسلہ اور تصاویر کی نمائش • تبلیغ اکبر کا کامیاب جلسہ

مرتبہ مکرم مولوی محمد الدین شاہ صاحب مبلغ مقیم میدان شمالی سماٹرا

(قسط نمبر ۲)

مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۷۹ء بوقت ۸ بجے رات بمقام "باگنڈا عزیز خان" کے وسیع اور خوبصورت ہال میں مجلس مشاورت کا افتتاحی اجلاس شروع ہوا۔ اس افتتاح کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ محترم جناب رئیس التبلیغ صاحب، مبلغین کرام، عہدہ داران جماعت انڈونیشیا، نمائندگان اضلاع اور زائرین کے علاوہ مغربی سماٹرا کے گورنر، علاقائی پارلیمنٹ کے سپیکر، شہر کے اکابر، مختلف تنظیموں کے نمائندے، ریڈیو اور اخبارات کے رپورٹر شامل تھے۔ اسی طرح مغربی سماٹرا کے احباب کرام (مرد اور عورتیں) کثیر تعداد میں بھی موجود تھے۔ ہال لوگوں سے پُر تھا۔

اس افتتاحی اجلاس کی صدارت کے فرائض صدر جماعت احمدیہ انڈونیشیا جناب مسٹر مورد تولو نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن کریم محترم قمر صاحب نے کی۔ بعد ازاں مجلس مشاورت کی کمیٹی کے صدر اور صدر جماعت احمدیہ پاڈانگ جناب اتمام شریف صاحب نے تمام احباب کرام کو خوش آمدید کہا۔ آپ نے مختصر طور پر انتظامات کا ذکر کیا۔ ازاں بعد نائب صدر جماعت احمدیہ انڈونیشیا جناب جنرل اچو سریا منتا صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور محترم جناب وکیل التبشیر صاحب کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیارے بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اس خبر کی خوشی ہے کہ آپ پاڈانگ میں مجلس مشاورت منعقد کر رہے ہیں۔ مجھے امید ہے مشاورت انسانی فلاح اور بہبودی کے لئے مفید ثابت ہوگی۔ اور آپ کے ملک میں حقیقی اسلام کو زندہ کرنے کے لئے مفید ہوگی۔

اللہ تعالیٰ اس مشاورت کو بابرکت فرمائے۔ اور آپ کی راہنمائی فرمائے تاکہ اس کے ٹھوس نتائج ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپکو ہر شر سے محفوظ رکھے اور آپ کو ان تمام عنایات سے نوازے جو اس نے امام مہدی کے وفادار شاگردوں کے لئے وقف فرمائے تھے۔ آمین

والسلام
خلیفۃ المسیح الثالث

محترم جناب وکیل التبشیر صاحب کا پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیارے بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ آپ اپریل کے دوسرے ہفتہ میں ۲۹ ویں مجلس مشاورت منعقد کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مشاورت میں برکت ڈالے۔ اور آپ کو توفیق بخشے کہ یہ مشاورت آئندہ کے لئے لائحہ عمل بنانے اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے اور تمام احمدیوں کی اخلاقی بلندی کے لئے مفید ہو۔

اسی طرح یہ مشاورت ملک بھر کو احمدیت یا حقیقی اسلام سے روشناس کرنے کے لئے بھی مفید ہو۔

والسلام
مرزا مبارک احمد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور محترم جناب وکیل التبشیر صاحب کے پیغامات پڑھے جانے کے بعد مغربی سماٹرا کے گورنر جناب اذوو رانس صاحب نے تقریباً ۲۰ منٹ تک حاضرین کو خطاب کیا۔ جناب گورنر کی تقریر کے بعد علاقائی پارلیمنٹ کے سپیکر جناب جوہری قمر صاحب کی باری آئی۔ آپ نے تقریباً ۱۵ منٹ تک خطاب کیا۔ ازاں بعد صدر جماعت احمدیہ انڈونیشیا جناب مسٹر مورد تولو صاحب نے ۲۵ منٹ تک حاضرین کو خطاب کیا۔

ان تینوں تقاریر کا جو خلاصہ روزنامہ "HALUAN" پاڈانگ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۷۹ء میں شائع ہوا وہ حسب ذیل ہے۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی مشاورت کا انعقاد

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی ۲۹ ویں مشاورت کا شہر پاڈانگ میں گزشتہ منگل کی رات کو افتتاح ہوا۔ اس میں مختلف جماعتوں کے نمائندے شامل ہوئے جن کی تعداد ۲۲۴ تھی اور جو انڈونیشیا کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے ہیں۔

مشاورت کا افتتاح "باگنڈا عزیز خان" ہال میں علاقائی پارلیمنٹ کے سپیکر، شہر پاڈانگ کے میئر (MAYOR) اور شہر کے اکابر اور مختلف تنظیموں کے نمائندے شامل تھے۔

مغربی سماٹرا کے گورنر جناب اذوو رانس صاحب نے مشاورت کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا ملک اور قوم کی تعمیر کی کوشش کو کامیاب بنانے کے لئے وہ جماعت احمدیہ کے ممبران کو تحریک کرتے ہیں کہ وہ ایمان اور اعمال صالحہ کے لئے جدوجہد میں مزید ترقی دینے کی کوشش میں ہاتھ بٹا دیں تاکہ تعمیری کام صحیح معنوں میں کامیاب ہو سکے۔

علاقائی پارلیمنٹ کے سپیکر جناب جوہری قمر صاحب نے بتایا کہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی موجودہ مشاورت ایسے وقت منعقد ہو رہی ہے جب حکومت تیسرے تعمیری پلان (PLAN) کو شروع کر رہی ہے۔ آپ نے امید کی کہ تمام مذاہب کے افراد ایک دوسرے سے تعاون اور ایک باہمی احترام کریں گے۔

جناب مورد تولو جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے صدر نے مشاورت کے افتتاح کا اعلان کیا۔ اور جماعت احمدیہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت مرزا غلام احمد بانی سلسلہ علیہ السلام کی بعثت کی غرض یہ ہے کہ وہ احیائے دین کریں۔ اور شریعت کو قائم کریں۔ انسانوں کے دلوں میں تقویٰ قائم کریں۔ خدا تعالیٰ سے محبت پیدا کریں۔ اور بنی نوع سے بھی پیار کریں۔

اس جماعت کا نام اس لئے احمدیہ رکھا ہے کہ احمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا نام ہے۔ جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آپ جلالی اور جمالی صفات رکھتے ہیں۔ یہ امر اس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ جماعت احمدیہ اپنی جدوجہد میں امن، تعاون اور اتفاق دنیا بھر میں پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

مشاورت کے افتتاح سے قبل جماعت احمدیہ کی مسجد کا افتتاح ہوا جس کا نام "مسجد مبارک" رکھا گیا۔ اور ساتھ ایک لائبریری بھی کھولی گئی۔ جس کا نام "تعارف رحمان حکیم لائبریری" رکھا گیا ہے مذکورہ لائبریری پبلک کے لئے کھولی گئی ہے۔ اس موقعہ پر علاقائی پارلیمنٹ درجہ ثانی کے چیئرمین جناب زینی احمد صاحب ایم۔اے نے تقریر کی اور مبارکباد پیش کی۔

مشاورت کے دنوں میں کتابوں کی نمائش کا انتظام بھی کیا گیا۔ جماعت احمدیہ کی کتب دکھائی گئیں جو انڈونیشیا میں شائع ہوئیں یا بیرونی ممالک سے برآمد کی گئیں۔

رئیس التبلیغ انڈونیشیا کا خطاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے پیارے بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

سب سے پہلے میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے پھر مجھے پاڈانگ آنے کا موقعہ دیا ہے۔ تاکہ میں اپنے روحانی بھائیوں سے مل سکوں۔ جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے سردار عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل ہیں کے مطیع ہیں۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو وحی کے ذریعہ اطلاع دی۔

كُلُّ بَرَكَةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَ
تَعَلَّمَ

ہر ایک برکت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔

میں علاقائی اور انڈونیشیا حکومت کے حکام کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ ان کے اذن سے جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی ۲۹ ویں مجلس مشاورت منعقد ہو رہی ہے۔ یہ مشاورت ہر سال مختلف مقاموں میں منعقد ہوتی رہی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق ہے۔

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ
(آل عمران ۱۵۹)

اور حکومت (کے معاملات) میں
ان سے مشورہ لیا کر

مشاورت کا مقصد یہ ہے کہ ہم انتہائی غور و فکر کریں۔ کہ کس طرح ہم اسلام کی تعلیم کے مطابق اپنی تربیت اور اصلاح کر سکیں۔ اور کس طرح دینِ اسلام کو تمام دنیا میں ترقی مل سکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم اس لئے یہاں جمع ہوئے ہیں تا ہم ان قوانین پر غور کریں جو ہمیں خدا تک پہنچائیں۔ جس کے نتیجہ میں ہم خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر سکیں۔ اور ہمیں دنیا و آخرت میں خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو جائے۔ یہ بھی کوشش کریں کہ ہم اس ناپید دنیا میں کسی طرح خدا کی خواہش کو پورا کریں۔ خدا تعالیٰ کی خواہش کیا ہے۔ وہ قرآن پاک میں موجود ہے

هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ
رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَ
دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ
عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ
(سورۃ الصف ۱۰)

تمام علمائے سابقہ اس آیت کی تفسیر یوں بیان کرتے تھے۔ کہ امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں دینِ اسلام تمام دینوں پر غالب آجائے گا۔ خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے امام مہدی کا دعویٰ کیا اور آپ نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر اعلان کیا کہ آپ کے ذریعہ سے اور آپ کے شاگردوں کے ذریعہ سے اسلام تین صدی کے اندر اندر تمام دنیا میں ترقی اور کامیابی حاصل کرے گا۔ ایک ضرب المثل یہ ہے۔

"درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے"۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وقت تقریباً تمام بڑے بڑے ممالک میں جماعت احمدیہ کے مشنز اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے مرید موجود ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اندازہ کے مطابق آج دنیا بھر میں دس ملین احمدی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ۹۰ سال میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے مریدوں کی تعداد دس ملین ایک کروڑ تک پہنچ گئی ہے۔ اگر ہم خدا تعالیٰ سے نصرت طلب کرتے ہوئے اپنی کوششوں کو تیز کر دیں تو اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی انشاء اللہ۔

خدا تعالیٰ خود اپنی خواہش کو پورا کرتے یعنی اسلام کو جملہ ادیانِ باطلہ پر غالب کرنے کے لئے سامان پیدا کرے گا۔ لیکن ہم پر یہ بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم ایسے طریق پر عمل کریں تا کہ ہم خدا تعالیٰ کے وعدہ اور خواہش کو پورا کرنے میں ہم بھی شریک ہوں۔ مسلمانوں میں سے بہت سے لوگ جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مسیح ناصری آخری زمانہ میں آسمان سے اترے گا۔ یہ عقیدہ اسلام کی ترقی کے لئے بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

یہ عقیدہ کہ عیسےٰ ابن مریم علیہ السلام دو ہزار سال سے اپنے مادی جسم کے ساتھ ابھی تک آسمان پر زندہ ہیں۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی بند ہے اب خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے ساتھ کلام نہیں کریں گے۔ یہ باتیں اسلام کی ترقی کی راہ میں روک ہیں۔ حضرت امام مہدیؑ کو خدا تعالیٰ نے اس لئے مبعوث فرمایا ہے کہ وہ ان تمام رکاوٹوں کو دور کر کے اسلام کی شان و شوکت کے سامان مہیا کریں۔ یہ مشاورت اسلام کو غالب کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم قرآن کریم کو اچھی طرح سمجھ سکیں کیونکہ یہی ہمارا ہتھیار ہے جو تمام رکاوٹوں کو دور کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

محترم جناب محمود احمد صاحب چیمہ رئیس التبلیغ کی تقریر اور مشوروں کے بعد جناب رئیس التبلیغ صاحب نے پُر سوز اجتماعی دعا کرائی۔

الحمد للہ (باقی)

غلبۂ اسلام کا آخری دور

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب آف بھیرہ

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جس کے بانی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نبوت قیامت تک ممتد ہے اس بات پر ہمارا ایمان محکم ہے کہ اسلام ہی کو خدا تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کے لئے پسند فرمایا ہے اور اسلام ساری دنیا پر غالب آکر رہے گا۔

ادیانِ باطلہ پر اسلام کو غلبہ حاصل ہونے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تین مقامات پر فرمایا ہے۔ سورہ توبہ، سورۃ الفتح۔ اور سورۃ صف میں اور وہ وعدہ یہ ہے کہ

هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ
رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَ
دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ
عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ۔

یعنی وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ تاکہ دینِ اسلام کو تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کرے۔

قرآن مجید اور حدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دورِ نبوت کو قرآن مجید میں متذکرہ بالا پیشگوئی کو تین مقامات میں بیان کرنے کی طرح تین ادوار میں ہی تقسیم کیا ہے یعنی اس عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور تین مراحل میں ہوگا گویا وہ انقلاب عظیم جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ شروع ہوا وہ تین مراحل میں اپنی معراج کو پہنچے گا۔ وہ تین ادوار یہ ہیں۔

۱۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کا دور
۲۔ فیج اعوج کا دور
۳۔ مسیح موعودؑ کا دور

یہ عظیم الشان انقلاب قرونِ اولیٰ کی بے مثل کامرانیوں اور فیج اعوج کے مد و جزر میں سے گذر کر ہمارے زمانہ میں مسیح موعودؑ کے دور میں داخل ہو چکا ہے اور بزرگانِ سلف کا اس بات پر متفقہ ایمان ہے کہ اسلام کا کامل اور عالمگیر غلبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ہی اپنے نقطۂ عروج کو پہنچے گا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں جب یہ انقلاب پہنچا۔ تو اس وقت اسلام کی حالت سخت ناگفتہ بہ تھی۔ اسلام ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا تھا۔ آپ نے جب ان بکھرے ہوئے ٹکڑوں کو اکٹھا کرنا چاہا۔ تو دنیا میں ایک غلغلہ بلند ہوا مخالفت کا ایک شدید طوفان نمودار ہوا۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادہ کو الہاماً بتایا۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا"۔

یہ آسمانی حملے کئی طرح سے ہو چکے ہیں۔ کبھی طاعون کے ذریعہ کبھی زلزلوں کے ذریعہ اور خدا گواہ ہے کہ ہر حملے کے وقت کئی سعید روحیں بیدار ہوئیں اور انہوں نے آفتاب صداقت سے اپنے سینے منور کئے۔ اس نذیر کی صداقت بعض مشہور مخالفین کے سامنے آکر مباہلہ کرنے کے نتیجہ میں بھی ظاہر ہوئی۔ بعض لوگ جب مخالفت اور ایذا رسانیوں میں حد سے بڑھ گئے۔ تو خدا کی قہری تجلیات کا ظہور ہوا۔ اور ایسے لوگ صفحۂ ہستی سے بڑی عبرت کے ساتھ مٹتے رہے۔

ہندو کے فرقہ آریہ دھرم کا ایسا ہی ایک مشہور شخص لیکھرام جو اس زمانہ میں دشمنانِ اسلام کی صف اول میں شمار ہوتا تھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہوا۔ اور آریوں پر اسلام کی حجت قائم ہوئی۔

عیسائیوں میں بھی ایسی کئی مثالیں ہیں۔ پادری عبداللہ آتھم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی سے ہلاک ہوا اور امریکہ کا ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی جو مسیحیت کا داعی تھا۔ وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہوا۔ اور اس طرح اسلام کی حجت عیسائیوں پر بھی قائم ہوئی۔

جو بھی نا عاقبت اندیش الٰہی سلسلوں سے ٹکرایا ہمیشہ پاش پاش ہوا۔ اور ہر ایک جھٹکے کے نتیجہ میں کئی سعید ارواح بیدار ہوئیں اور انہیں اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کا معاشی نظام

(مکرم محمد طفیل مرزا صاحب ایم-اے، لاہور)

انسانی زندگی کے مختلف ادوار پر نظر دوڑائیں تو محسوس ہوگا کہ دو نوعیت کے مسائل ہمیشہ اور ہر دور میں انسان کو درپیش رہے - معاشرتی اور معاشی۔ درحقیقت یہ دونوں اقسام ایک دوسرے کی لازم و ملزوم ہیں۔ ہر معاشرے کی تشکیل میں معاشی حالات ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انسانی زندگی پر معیشت اس حد تک سوار رہی ہے کہ ہر دور اور مختلف اقوام کو معاشی نظام کے تحت پکارا گیا۔ جوں جوں معاشرہ ترقی کرتا گیا معاشی مسائل میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ قوموں نے اپنے معاشی مسائل کے لئے مختلف مسائل مرتب کئے۔ ان میں سرمایہ داری نظام اور سوشلزم دو مشہور نظام ہیں جو متضاد سطور پر عمل پیرا ہیں۔ سرمایہ داری نظام کے تحت ہر انسان کو اپنی کوششوں، اہلیت اور مہارت کے تحت دولت کمانے اور جمع کرنے کا حق حاصل ہے جبکہ سوشلزم یا کمیونزم کے تحت ملکی تمام جائیداد، وسائل رزق پر ریاست کا قبضہ ہوتا ہے۔ انسان ایک مشین کی مانند کام کرتا ہے اور اسے اس کی ضرورتوں کے تحت پیسہ دیا جاتا ہے۔ یہ دونوں نظام اس وقت دنیا کے مختلف حصوں میں رائج ہیں۔ یورپی ممالک میں سرمایہ داری نظام رائج ہے۔ روس، چین، کوریا وغیرہ سوشلسٹ ممالک کے طور پر مشہور ہیں۔ دونوں نظاموں کے تحت تشکیل پانے والے معاشرے بے چین اور پریشان ہیں۔ سرمایہ داری نظام اس لئے ناکام ہو چکا ہے کہ اس کے تحت امیر امیر تر ہوتے چلے جا رہے ہیں اور غریب غریب تر۔ تمام کاروباری اور اعلیٰ وسائل پر چند افراد کا قبضہ ہے جبکہ باقی قوم بنیادی ضرورتوں سے بھی محروم۔ سوشلزم کے تحت گدھا، گھوڑا، نالائق اور قابل انسان ایک ہی لاٹھی سے ہانکے جا رہے ہیں۔ ہر کسی کو اس کی ضرورتیں مہیا کر دی جاتی ہیں اور کل جائیداد پر حکومت قابض رہتی ہے جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ انسان محبت، ہمدردی، خلوص جیسے اعلیٰ جذبات سے بیگانے ہوتے ہوئے زندگی سے بیزار ہوتا جا رہا ہے۔

اسلام ہی وہ کامل اور عظیم مذہب ہے جو ہمارے معاشی مسائل کا قدرتی، حقیقی اور شاندار حل پیش کرتا ہے جس کے تحت ہر شخص کو اس کی محنت، قابلیت کے مطابق معاوضہ بھی ملتا ہے اور دولت کی تقسیم بھی مناسب اور موزوں رہتی ہے۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ نے زکوٰۃ ہر اس شخص پر فرض فرمائی ہے جو مجوزہ نصاب کے مطابق اس کی استطاعت رکھتا ہو۔ سونے، چاندی، روپے پیسے پر زکوٰۃ فرض ہے۔ سامان تجارت کے ساتھ ساتھ ان جانوروں پر بھی زکوٰۃ فرض ہے جو تجارت کے مقصد کے لئے خریدے گئے ہوں اور جن کو ریاست کی چراگاہوں پر پالا جا رہا ہو۔ غیر منقولہ جائیداد پر زکوٰۃ عائد نہیں ہوتی۔ زکوٰۃ اس جائیداد پر فرض ہے جو سال بھر ایک شخص کے قبضے میں رہتی ہو اور اس کے لئے ایک خاص نصاب مقرر ہے۔ نصاب کی شرح مختلف اشیاء پر مختلف ہے مثلاً چاندی کی شکل میں ۲۰۰ درہم ۵۲½ تولے (تقریباً ۲۱ اونس) پر۔ جب کہ سونے پر اس وقت جب یہ ۲۰ مثقال یا ۷½ تولے (تقریباً ۳ اونس) ہو۔ نقدی کی شکل میں سونے یا چاندی کی مقدار پر جتنی رقم بنے۔ اسی طرح سامان تجارت کو بھی سونے چاندی کی مالیت میں بدل کر زکوٰۃ کی رقم نکالی جاتی ہے قیمتی پتھر البتہ زکوٰۃ کے زمرے میں نہیں آئیں گے۔ جانوروں کی صورت میں زکوٰۃ کی شرح اس طرح ہوگی کہ اونٹوں کی تعداد پانچ سے کم نہ ہو۔ گائے وغیرہ تیس سے کم نہ ہوں۔ بکریاں چالیس سے کم نہ ہوں تو تب زکوٰۃ فرض ہوگی گھوڑے کی صورت میں زکوٰۃ کے لئے کسی خاص نصاب کا ذکر نہیں بلکہ اس کے لئے مالیت کا تخمینہ کر کے زکوٰۃ وصول ہوگی۔

اب زکوٰۃ کی شرح کے بارے میں بات ہو جائے۔ جانوروں کو چھوڑ کر باقی جمع شدہ جائیداد کی کل مالیت نکال کر اس پر ۲½ فی صد رقم زکوٰۃ کی رقم کہلائے گی۔ یاد رہے کہ یہ جائیداد وہ ہوگی جو سال بھر جمع رہے اور مقررہ نصاب سے کم نہ ہو۔ جانوروں کی صورت میں چالیس گائیوں پر ایک گائے چالیس اونٹوں پر دو سال عمر کی ایک اونٹنی اور چالیس بکریوں میں سے ایک بکری۔

زکوٰۃ کی شرح اور نصاب کے بارے میں ہمیں قرآن اور احادیث سے مکمل علم حاصل ہو جاتا ہے۔ اصل ضرورت اس امر کی ہے کہ نصاب کے عین مطابق اکٹھی کی جانے والی زکوٰۃ کا مصرف جائز اور صحیح ہوگا تو معاشرے کے معاشی مسائل حل ہوں گے۔ قرآن پاک نے جہاں زکوٰۃ کی ادائیگی فرض کی ہے وہاں اس امر پر خصوصی زور دیا ہے کہ اس کی تقسیم کن افراد میں ہو۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ :۔

"صدقہ خیرات غرباء اور حاجت مندوں کے لئے ہے۔ ان کے لئے جو افسران اس کے اکٹھا کرنے پر مقرر ہوں اور جن کے دل سچائی کی طرف راغب ہوں اور قیدیوں پر اور ان پر جو مقروض ہیں اور خدا کے رستے میں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔"

آیئے ذرا تجزیہ کریں کہ زکوٰۃ کے لئے جو حد اور شرح مقرر کی گئی ہے اس کے مطابق زکوٰۃ اکٹھی ہو اور جن افراد کو اس کا حقدار قرار دیا گیا ہے، انہیں ایمانداری سے دی جائے تو کوئی معاشی مسئلہ باقی رہ جاتا ہے کوئی ازم (باقی) ایسا ہے جو اسلام کے اس معاشی نظام کا مقابلہ کر سکے۔ اس نظام کے تحت ہر انسان کو اپنی محنت، اہلیت کے مطابق کمانے کا حق ہے اور اپنے کمائے ہوئے اور پس انداز کی ہوئی رقم پر جب وہ مقررہ شرح کے مطابق زکوٰۃ دیتا ہے تو اسے اپنے خالق حقیقی کا شکر ادا کرنے کا موقع ملتا ہے جس نے اسے اس قابل بنایا کہ وہ کما کر اپنی اہل کنبہ کی کفالت کے بعد کچھ حصہ اپنے ان مسلم بھائیوں کو بھی دینے کے قابل ہوا جو کمزور، غریب اور نادار ہیں، اس مد، خیرات اور صدقے کی ادائیگی سے معاشرے کے ساتھ اس کی محبت اور ہمدردیاں بھی وابستہ رہیں اور اس کے کمانے کا جذبہ بھی سرد نہ ہو۔

اسلام کے اس معاشی نظام کی حقیقی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ وہ حکومتی یا پبلک ادارے، جو زکوٰۃ کو اکٹھا کرنے اور تقسیم کرنے پر مقرر ہوں نہایت نیک، دیانتدار اور متقی، پرہیزگار ہوں ورنہ خدا تعالیٰ کا یہ عظیم نظام بھی بدکردار ہاتھوں پڑھ کر اپنی افادیت کھو بیٹھے گا۔ یہاں پھر کہنا پڑے گا کہ سماجی اور معاشی دونوں مسائل کو ایک ساتھ ہی حل کیا جا سکتا ہے۔ سماجی برائیاں ختم ہوں گی تو صحیح معاشی نظام نافذ کیا جا سکتا ہے۔ ہم آج بھی پوری دیانتداری سے اسلام کے اس معاشی نظام پر عمل پیرا ہو جائیں تو ہمیں معاشی بحران کا ڈر ہے نہ خطرہ۔ پھر پیداوار بھی بڑھے۔ ہر انسان بنیادی ضرورتیں بھی حاصل کر سکے اور محنت کرنے والے کو یہ بھی ڈر نہ رہے کہ اس کی محنت کا اسے صحیح پھل نہ مل سکے گا۔

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

مخلصین کو اس میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری کرنے کی ضرورت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے تحریک جدید کے ان مجاہدین کی فہرست جنہوں نے ۲۹ رمضان المبارک سے پہلے اپنا چندہ سو فی صد ادا فرما دیا ہوتا ہے ہر سال بغرض دعا دفتر ہذا کی طرف سے تیار کی جاتی ہے۔ اس میں شمولیت کے لئے مخلصین کو ابھی سے تیاری کرنی لازمی ہے۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ آخری وقت میں نماز پڑھنے کے عادی ہوتے ہیں ان کی اکثر نمازیں قضا ہو جاتی ہیں۔ سو کسی مخلص کا یہ خیال کرنا مناسب نہ ہوگا کہ ابھی تاریخ مذکورہ دور ہے۔ دعاؤں کے حصول کے لئے اولین وقت میں اپنے وعدہ سے سبکدوش ہو کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول - تحریک جدید)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میرے لڑکے عزیزم راحیل احمد پاکستان نیوی کو مورخہ ۹/۶ کو چوتھی بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک صالح خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

شیخ نذیر احمد فیض
بلال اسٹیشنری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتیازی نتیجہ سالانہ مرکزی امتحان برائے ناصرات الاحمدیہ ربوہ

منعقدہ ۲۵ مئی ۱۹۷۹ء

ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی امتحان ۲۵ مئی بروز جمعہ ۱۹۷۹ء لیا گیا۔ ربوہ کے تمام حلقہ جات امتحان میں شامل ہوئے۔ تحریری امتحان پانچویں سے دسویں تک کی ناصرات کا تھا جس میں کل ۷۰۶ بچیاں شامل ہوئیں۔ نتیجہ خدا کے فضل سے ۹۷٪ رہا۔

معیار اول کا نتیجہ ۹۹٪ ہے
" دوم " ۹۲٪ ہے
" سوم " ۹۷.۰۷٪ ہے

اس کے علاوہ چوتھی جماعت تک کی بچیوں نے زبانی امتحان دیا اور پاس ہوئیں۔
امتیازی نتیجہ معیار اول، معیار دوم، معیار سوم مندرجہ ذیل ہے۔

معیار اول:-

فوزیہ اختر بنت محمد اسماعیل دارالرحمت شرقی الف جماعت دہم	۱۰۰/۱۰۰	فرسٹ
عائشہ تسنیم بنت نعیم احمد دارالرحمت غربی ۱ جماعت نہم	۹۹/۱۰۰	سیکنڈ
امۃ القیوم بنت محمد ابراہیم بھامڑی دارالنصر غربی جماعت دہم	۹۹/۱۰۰	سیکنڈ
زبیلہ سہا بنت چوہدری نذیر احمد دارالصدر شمالی جماعت دہم	۹۸/۱۰۰	تھرڈ

معیار دوم:-

حسنیٰ شاہدہ بنت عبدالمجید نیاز دارالرحمت وسطی ۲	۷۲/۷۵	فرسٹ
عطیہ چوہدری بنت محمد اسماعیل دارالعلوم شرقی ۱	۷۱/۷۵	سیکنڈ
عصمت شریف بنت محمد شریف دارالرحمت شرقی ۱	۶۹/۷۵	تھرڈ

معیار سوم:-

ثمر شیریں بنت شیخ محمد اکرام دارالصدر جنوبی ۱	۵۰/۵۰	فرسٹ
امۃ القدوس بنت محمد اسحاق دارالصدر جنوبی ۱	۴۹/۵۰	سیکنڈ
نویدہ منور بنت منور احمد دارالصدر شمالی الف	۴۸/۵۰	تھرڈ
امۃ الوحید بنت عبدالمجید دارالنصر غربی	۴۸/۵۰	تھرڈ

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزی)

جماعت احمدیہ خانیوال کا کامیاب تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۹ جون ۱۹۷۹ء بروز جمعہ دس بجے سے قریباً ایک بجے دوپہر تک مسجد احمدیہ میں جماعت احمدیہ خانیوال نے ایک تربیتی جلسہ کا اہتمام کیا۔ کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم محمود احمد صاحب معلم وقف جدید چک نمبر ۹۱ الف نے کی۔ مکرم چوہدری احمد حسین صاحب باجوہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے "خلافت" کے عنوان پر، مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب شاہد مربی سلسلہ لودھراں نے "وفات مسیح" اور مکرم رشید احمد صاحب بھٹی معلم وقف جدید نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے عناوین پر مدلل تقاریر کیں۔ مکرم چوہدری احمد حسین صاحب باجوہ صدر جماعت احمدیہ خانیوال نے جماعتی تربیت کے سلسلہ میں حاضرین سے خطاب فرمایا ہمارے نو احمدی بھائی مکرم حافظ محمد طیب صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں احمدیت میں شمولیت کی سعادت کیونکر نصیب کی۔ آخر میں محترم ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان نے جماعت کو قیمتی نصائح فرمائیں۔

اجلاس کے دوران مکرم ناصر احمد صاحب ظفر اور مکرم چوہدری احمد حسین صاحب باجوہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام بھی خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ یہ اہم تربیتی اجلاس بخیر و خوبی پونے ایک بجے دوپہر دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ اس میں خانیوال شہر کے علاوہ تحصیل خانیوال اور تحصیل کبیر والا کی احمدی جماعتیں بھی شامل ہوئیں نیز احمدی خواتین نے بھی خاصی تعداد میں جلسہ میں شرکت کی۔ جلسہ کے بعد احباب نے اکٹھے کھانا کھایا جس کا انتظام جماعت خانیوال نے بعض احباب کے تعاون سے نہایت عمدہ رنگ میں کیا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا یہ تربیتی اجلاس شدید گرمی کے باوجود بڑا ہی کامیاب رہا۔ بعض غیر از جماعت احباب نے برف وغیرہ کے ضمن میں ہم سے نہایت اچھا تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے اس تربیتی جلسہ کے بہترین ثمرات و نتائج برآمد فرمائے۔ آمین

(رحمت اللہ خان شاہد۔ مربی سلسلہ خانیوال)

درخواست دعا

میرے بھائی ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو سینہ میں کچھ درد ہے۔ لندن کے ایک ہسپتال میں بغرض معائنہ و تشخیص داخل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سردار بشیر احمد انجینئر۔ ربوہ)

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا اے میرے رب میرے علم کو بڑھا (القرآن الحکیم) علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے (فرمان رسول اکرمؐ)

بیکار مت بیٹھئے (بیرونی ممالک کی بہت زیادہ ڈیمانڈ کے پیش نظر پاکستان میں اپنی نوعیت کا واحد ادارہ) کوئی ہنر سیکھئے

تیاری بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کے سلیبس کے مطابق کروائی جاتی ہے

نسیم سٹیل فکسر ٹریننگ سینٹر رجسٹرڈ اندرون موچی گیٹ لاہور

ریگولر اور سپیشل کلاسز میں داخلہ جاری ہے

ہمارا ادارہ جمعہ کے روز بھی کام کرتا ہے

• الیکٹریشن • موٹر وائینڈنگ بمعہ فارمولا ڈیزائن • ریفریجریشن وائیر کنڈیشننگ
• ریڈیو • الیکٹریکل سپروائزر • اور ویلڈنگ (گیس و الیکٹرک)
نئی کلاسز عبدالماجد چغتائی سابقہ پرنسپل راولپنڈی کی زیر نگرانی شروع کی گئی ہیں —

نیز

• سٹیل فکسر • شٹرنگ کارپینٹر • پائپ فٹر • بلڈنگ پینٹر • اور کنسٹرکشن فورمین

کم فیس | ماہر اساتذہ کی زیر نگرانی | کم مدت

نوٹ: تمام میٹریل طلباء کو انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے فری دیا جاتا ہے اور عملی کام کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ عربی بول چال فری سکھائی جاتی ہے (داخلہ جاری ہے۔ کلاسز صبح، دوپہر اور شام۔ پراسپکٹس مفت حاصل کریں۔)

احمدی احباب کے لئے فیس میں ۱۵٪ رعایت

نسیم سٹیل فکسر اینڈ الیکٹرونک ٹریننگ سینٹر اندرون موچی گیٹ لاہور فون 65346 / 55411

برانچ 65/A کشمیر روڈ نزد جی ٹی ایس سٹینڈ صدر راولپنڈی

قائدین مجالس! اجتماع خدام و اطفال ۱۹ تا ۲۱ اکتوبر میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے —

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاخبار والآراء

(بقیہ)

ایٹم بم گرائے گئے تھے لیکن اب یہ شہر دوبارہ آباد ہو چکے ہیں اور ان کے اردگرد کے علاقہ میں میلوں تک جو جنگلات باغات اور فصلیں جل گئی تھیں اب وہی علاقے دوبارہ سرسبز و شاداب ہیں۔ باغات میں پہلے کی طرح پھلدار درخت لہکتے اور سبزہ زار لہکتے نظر آرہے ہیں۔ لیکن نیوٹران بم کے تباہ کردہ علاقے بعض حالات میں سینکڑوں برسوں کے بعد ہی بحال ہو سکیں گے۔ اندازہ یہ ہے کہ تباہ شدہ باغات وغیرہ کی بحالی تین سو سال بعد ممکن ہو سکے گی۔ اسی طرح سخت لکڑی کے جنگلات کی بحالی کے لئے دو سو سے لے کر تین سو سال کا عرصہ لگ جائیگا البتہ گھاس کے میدان قریباً پچاس سال میں از سر نو گھاس پیدا کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔ جہاں تک ٹنڈرز کے جنگلات کی بحالی کا تعلق ہے اس میں بھی چار سو سال لگ جائیں گے۔"

(روزنامہ "مشرق" لاہور ۶؍جولائی ۱۹۷۹ء)

جوہری ہتھیار یعنی ایٹم بم ہائیڈروجن بم اور نیوٹران بم تو ابھی حالیہ ہی میں ایجاد ہوئے ہیں۔ آج سے ۷۲ سال قبل جبکہ ان کا نام و نشان بھی نہ تھا علام الغیوب خدا نے اپنے ایک بندۂ اخص کے ذریعہ ان جوہری ہتھیاروں کے نتیجہ میں رونما ہونے والی اُس ہلاکت اور تباہی و بربادی سے جس کی کوئی نظیر پہلے موجود نہیں ہے نوع انسان کو خبردار کر دیا تھا اور اُس بندۂ اخص نے ایک دنیا کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:-

"اِس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اُس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ مطبوعہ مئی ۱۹۰۷ء)

روئے زمین کے انسانوں میں وہ اضطراب پیدا ہو چکا ہے اور وہ کرۂ ارض پر بربادی پھیلانے والے نت نئے جوہری ہتھیاروں کی ہلاکت خیزیوں کا حال پڑھ پڑھ کر لرز رہے ہیں کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ ایک قیامت کا نظارہ ہر دم ان کی آنکھوں کے سامنے گھوم رہا ہے۔ ہر شخص محسوس کر رہا ہے کہ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ دیکھ رہا ہے کہ دروازہ پر ہیں۔ العیاذ باللہ۔

ولادت

مکرم عبد العزیز صاحب نقیب مسجد احمدیہ گوجرانوالہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۸؍جون ۱۹۷۹ء کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے اور اس کا نام نصرت عزیز تجویز ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(مینجر الفضل ربوہ)

حل شدہ پرچے

قائدین کرام سے گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس کے حل شدہ پرچے جلد از جلد مرکز میں ارسال کریں۔

مہتمم تعلیم

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

وقفِ جدید اور ہماری ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقفِ جدید کے بارے میں فرماتے ہیں:-

"جو ہماری ذمہ داری ہے جب تک ہم اس کو پوری طرح ادا نہ کریں ہم اللہ تعالیٰ کے پورے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔"

خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنی دینی اور جماعتی ذمہ داریاں پوری طرح ادا کرنے کی ہمت دے تاکہ ہم سب اس کے پورے فضلوں کے وارث بن سکیں۔

مقامی جماعتوں کے متعلقہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ براہِ مہربانی عشرہ وصولی چندہ وقفِ جدید (جو یکم جولائی تا ۱۰؍جولائی منایا گیا) کے دوران چندہ وقفِ جدید کی جمع شدہ رقوم بلا تاخیر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع فرما دیں اور اس عشرہ کی کارگزاری کی رپورٹ میں ان مخلصین کا خاص طور پر ذکر کریں جنہوں نے اس کو کامیاب بنانے میں نمایاں دلچسپی کا مظاہرہ کیا ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

شکریہ احباب

میرے بچے عزیزم منیر احمد بھٹی مرحوم کی وفات پر تعزیت کے خطوط عزیزو اقارب اور دوستوں کی طرف سے موصول ہوئے ہیں میں فی الحال فرداً فرداً جواب میں شکریہ ادا نہیں کر سکتا لہذا بذریعہ الفضل سب احباب کا جنہوں نے تعزیت کے خطوط لکھے ہیں بے حد مشکور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار نذیر احمد بھٹی برادر عبد العزیز بھٹی
بشیر آباد اسٹیٹ (سندھ))

دعائے مغفرت

عزیزم ملک نذیر احمد خان صاحب اعوان ابن ملک ساجد گل صاحب آف کلر کہار ۱۳؍جون ۱۹۷۹ء کو بجلی کا کرنٹ لگنے سے اچانک وفات پا گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیزم والدین کے اکلوتے بیٹے اور بڑھاپے کا واحد سہارا تھے مگر ع

راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تیری رضا ہو

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ کر اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان سب کا ہر دم حامی و ناصر ہو۔ آمین

(حکیم عبد الحمید اعوان ابن حکیم نظام جان گوجرانوالہ)

درخواست دعا

برادرم سردار کرامت اللہ صاحب ابن مکرم سردار رحمت اللہ صاحب مرحوم علاج کے سلسلہ میں لاہور گئے ہوئے ہیں۔ احباب کرام سے مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

محمد نواز مومن

دفتر محاسب ربوہ

ضرورت ہے

ہمیں اپنی برانچ ربوہ کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب شاہین بلڈنگ پل اقصیٰ چوک سے رابطہ قائم کریں:-

مینجر۔ سیکنڈ آفیسر۔ کیشیئر۔ کلرک چپڑاسی۔

اخلاق انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن لاہور

* سمن برگ * سمن زار و رحمان آباد

ہاؤسنگ سکیموں کی شاندار کامیابی کے بعد اٹلس انٹرنیشنل کی جانب

سے جدید دور کی عمدہ سہولیات سے آراستہ ایک اور

عظیم الشان رہائشی منصوبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایل ڈی اے سے منظور شدہ

الحمرا ٹاؤن

محلِ وقوع

یونیورسٹی نیو کیمپس سے صرف ½ میل کے فاصلے پر۔

پلاننگ

جدید ترین تیکنیک سے آراستہ و مغربی طرزِ رہائش کے معیار کے مطابق

بلینک

مسلم کمرشل بنک۔ وحدت روڈ۔ لاہور

نقشہ

ملحقہ آبادی

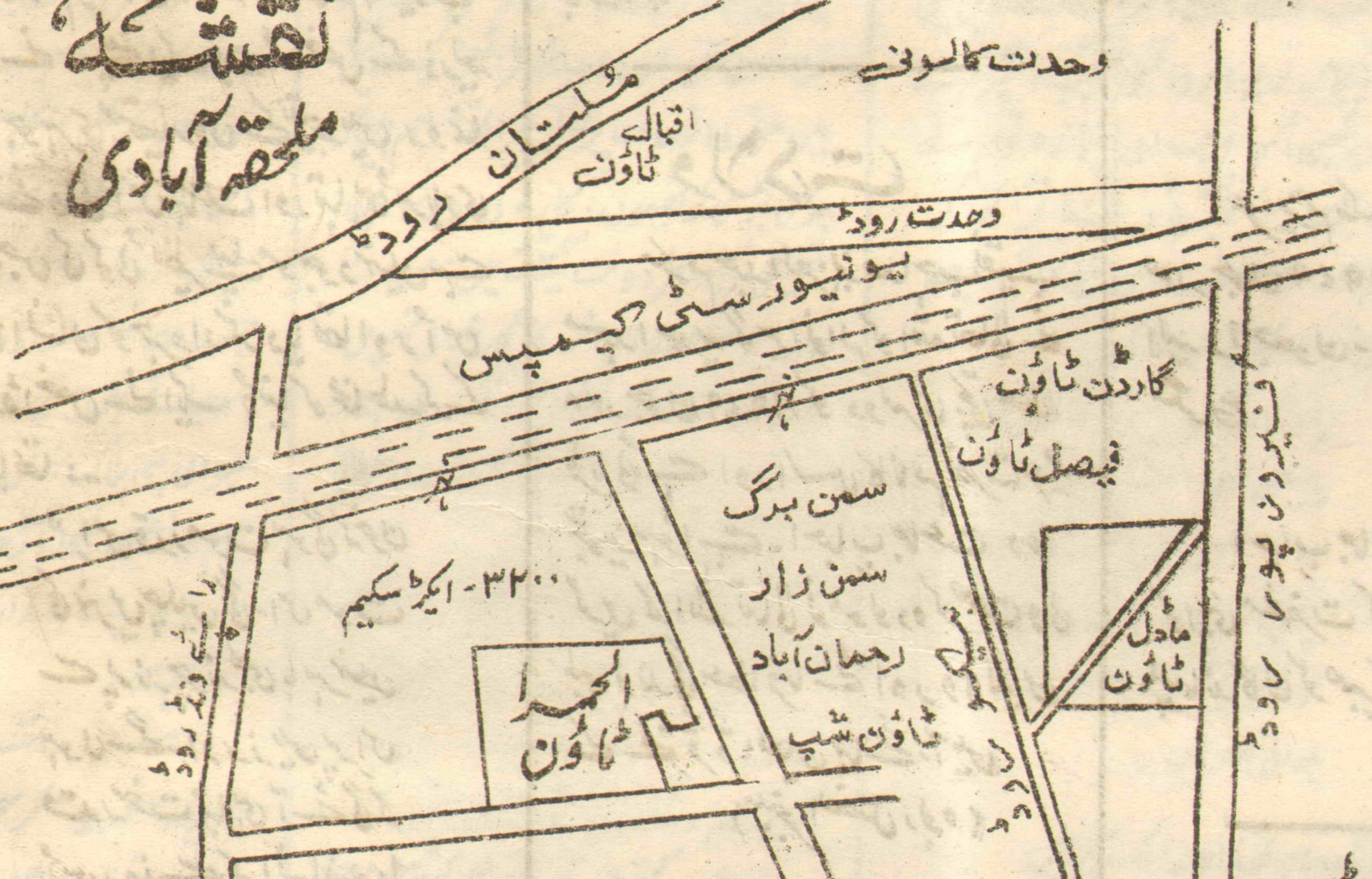

خصوصیات

- جدید ٹرانسپورٹ کا انتظام
- تعلیمی و طبی سہولت کے لئے سکول و ہسپتال
- سرسبز و شاداب علاقہ
- تفریح کے لئے پارک
- وسیع و عریض شاپنگ مرکز
- بجلی، پانی و سیوریج کا جدید ترین انتظام
- مسجد ○ مہذب ماحول ○ کشادہ سڑکیں
- بیرون ممالک میں مقیم پاکستانیوں کے لئے مخصوص پلاٹ

پراسپکٹس دفتر سے مفت حاصل کیجئے۔ دفتر بروز جمعہ بھی کھلا رہے گا۔

اوقاتِ رابطہ: صبح ۸ بجے تا ایک بجے دوپہر — ۳ بجے دوپہر تا ۸ بجے رات — فون نمبر ۸۵۳۱۰۲

ڈویلپمنٹ کا آغاز کر دیا گیا ہے

اٹلس انٹرنیشنل

فیض روڈ۔ مسلم ٹاؤن۔ لاہور